

## 42574- قبلہ رخ میں غلطی

سوال

میرے ایک پڑو سی نے مجھے بتایا کہ میں جس طرف رخ کر کے نماز ادا کرتی ہوں وہ صحیح نہیں، اور قربی مسجد کے قبلہ رخ کی سمت کے مطابق نہیں ہے، اس بنا پر میں نے کچھ ماہ تک رخ تبدیل کیے رکھا، جس میں پھر لارمضان بھی شامل ہے، پھر یہ واضح ہوا کہ پہلی سمت ہی صحیح تھی، چنانچہ غلط سمت کی جانب رخ کر کے ادا کردہ نمازوں کا حکم کیا ہے؟ برائے مہربانی جواب دے کر مشکور ہوں.

پسندیدہ جواب

نماز میں استقبال قبلہ نماز کے صحیح ہونے کی شروط میں شامل ہے، اس لیے ہر نمازی کو اپنی نمازی کو اپنی نماز قبلہ رخ ہو کر ادا کرنی چاہیے، یا توصلات، یا پھر آلات وغیرہ کے ساتھ سمت صحیح کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اگر ایسا ممکن ہو، یا پھر وہاں کے بینے والوں میں سے قبلہ کی سمت کا علم رکھنے والوں سے معلوم کر کے.

آپ نے جو حالت بیان کی ہے، اس میں غالباً یہ معلوم ہوتا ہے کہ سمت میں تھوڑا سافرق تھا، اور یہ تھوڑا سا انحراف ایسا ہے جس میں عام طور پر کسی جملہ بینے والوں میں تردد ہو جاتا ہے؛ وہ اس طرح کہ دو جسموں میں فرق کی طرف انسان متینہ نہیں ہوتا.

چنانچہ اگر تو معاملہ ایسا ہی ہے یعنی قبلہ کی سمت سے قلیل سا انحراف تھا تو اس میں کوئی نقصان نہیں، اور اس سے نماز باطل نہیں ہوتی کیونکہ کعبہ سے دور بینے والوں کے لیے اس کی جست کی طرف رخ کرنا واجب ہے، اور ان کے لیے یہ شرط نہیں کہ وہ بغینہ ہی کعبہ کی طرف رخ کریں، اس کی دلیل ترمذی اور ابن ماجہ کی درج ذیل حدیث ہے:

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے میں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مشرق و مغرب کے مابین قبلہ ہے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (342) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1011) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے الاراءۃ الغلیل میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

سلسلہ سلام میں صنعتی رحمہ اللہ اس کی مشرح کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"یہ حدیث جست اور سمت کی طرف رخ کرنے کے وجوب کی دلیل ہے نہ کہ بغینہ کعبہ کی طرف رخ کرنے میں معدور شخص پر بغینہ کعبہ کی طرف رخ کرنے پر۔

دیکھیں: سلسلہ سلام (1/260).

اور یہ حدیث بھی دلیل ہے:

ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تم پیشاپ یا پاخانہ کرنے جاؤ تو قبلہ رخ نہ پیٹھو، اور نہ ہی قبلہ کی طرف پیٹھ کرو، لیکن مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (144) صحیح مسلم حدیث نمبر (264).

شیخ الاسلام رحمہ اللہ "الحمد کی شرح" میں لکھتے ہیں :

(یہ اس بات کا بیان ہے کہ مشرق اور مغرب کے علاوہ کسی اور طرف رخ کرنے میں قبلہ کی طرف رخ کرنا یا پشت کرنا ہے۔

اور یہ اہل مدنیہ اور ان کی سمت میں بستے والوں کو خطاب ہے... کیونکہ یہ صحابہ کرام کا اجماع ہے؛ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کہنا ہے : مشرق اور مغرب کے ما بین قبلہ ہے، صرف بیت اللہ کے پاس نہیں...)

اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں :

"آدمی نماز کس طرح غلط پڑھ سختا ہے، حالانکہ مشرق و مغرب کے ما بین قبلہ ہے، جب کہ وہ عمداً مشرق کو تلاش کرنے کی کوشش ہی نہ کرے"

شیخ ابن شیعیں رحمہ اللہ کہتے ہیں :

(اس سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ معاملہ میں وسعت ہے، چنانچہ اگر یہم دیکھیں کہ کوئی شخص قبلہ کی سمت سے قلیل سا انحراف کر کے نماز ادا کر رہا ہے تو یہ نقصان دہ نہیں، کیونکہ وہ جست اور سمت کی طرف متوجہ ہے اور یہی فرض ہے)۔

دیکھیں : الشرح الممتع (273/2).

لیکن اگر کعبہ کی جست سے انحراف زیادہ ہو؛ اس طرح کہ آپ کی نماز قبلہ کی جست کے علاوہ کسی اور جانب ہو مثلاً مشرق کی جانب اور قبلہ مغرب کی طرف ہے یا شمال میں، چنانچہ جب انسان کے عمل کی بنی کسی ایسے شخص کے قول پر ہو جو نماز کے معاملے کو زیادہ اہتمام کے ساتھ جانتا ہے، اور اسے نماز کی عظیم قدروں منزلت کا علم ہے، اور نمازی کے گمان میں تھا کہ وہ شخص اس سے زیادہ قبلہ کے رخ کے متفرق علم رکھتا ہے، تو پھر اس پر کوئی گناہ نہیں، اور اس کی نماز صحیح ہو گی، اگرچہ جس طرف رخ کر کے وہ نماز ادا کر رہا ہے وہ غلط بھی ہو۔

کیونکہ انسان جب تلاش کی کوشش اور جدوجہد کرے تو اس نے اپنے ذمہ واجب کو ادا کر دیا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

**﴿اَهُنَّ اسْتَطَاعُتُ كَمَاطِبَتِ اللَّهِ تَعَالَى كَا تَقْوِي اخْتِيَارُكُو﴾**. التباہ (16).

مستقل فتویٰ کمیٹی کا فتویٰ ہے :

"جب نمازی قبلہ رخ تلاش کرنے کی کوشش اور جدوجہد کر کے نماز ادا کرے، اور پھر بعد میں اس کی تلاش کردہ سمت غلط نکلے تو اس کی نماز صحیح ہے"

دیکھیں : فتاویٰ الجیع الدائمة للجھوث العلمیۃ والافاء (6/314).

اور شیخ ابن بازر رحمہ اللہ کا فتویٰ ہے :

"جب مومن شخص صحراء میں یا کسی ایسے علاقے میں جہاں قبلہ رخ مشتبہ ہو قبلہ رخ تلاش کرنے کی کوشش کرے اور جدوجہد کر کے اپنے احتجاد کردہ رخ کی جانب رخ کر کے نماز ادا کرے، اور نماز کے بعد معلوم ہو کہ اس نے قبلہ رخ کے علاوہ کسی اور طرف رخ کر کے نماز ادا کر لی ہے، تو جب یہ ظاہر ہو جائے کہ اس کا آخری احتجاد پسلے سے زیادہ صحیح ہے تو

دوسرے پر عمل کرے گا، اور اس کی پہلی نماز صحیح ہو گی، کیونکہ اس نے حق تلاش کرنے اور اجتہاد اور کوشش کے بعد ادا کی تھی۔"

دیکھیں: مجموع فتاویٰ ابن باز (421/10).

واللہ اعلم.